(قسط نمبر ۱۳)

فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی

محمد طفیل

○ مخطوط نمبر ۴۰ داخلہ نمبر ۳۷۸۶

- نام۔ کتاب فی مرسوم خط المصحف۔
- مصنف۔ اسمٰعیل بن ظافر بن الطاہر العقیلی۔
- کاتب۔ خلیل بن ابراہیم۔
- حجم۔ ۲۹ ورق۔ تقطیع $\frac{6 \times 9}{3 \times 4}$۔ سطر فی صفحہ ۱۹۔
- کاغذ۔ دستی مصری۔ روشنائی صمغ دودی عنوان سرخ و سبز رنگین۔ خط نسخ۔ زبان عربی۔

آغاز

اوّل ما ابدأ بعد حمد الله تعالیٰ علی نعمه التی لا تحصیٰ بعد ولا تقف عند حدّ والصلوٰة علی نبیه المصطفیٰ المختار و آله السادة الاطهار وصحبه الاکرمین وتابعیهم باحسان الی یوم الدین۔

اختتام

...... وبذلوا الجهد فی نصح المسلمین ولم یسع احد منهم بعد مخالفتهم ولم یحتمل فی ولایته وامرته صونه وحراسته رضوان الله علیهم اجمعین وسلام الی یوم الدین و الحمد لله رب العٰلمین، وصلی الله علی سیدنا محمد و آله وصحبه وسلم۔ امین۔

اس کے بعد تیرہ اشعار کی ایک نظم ہے جس کے آخری دو شعر یہ ہیں:

وادع لناظر ابیات بها سمحت قریحة العاجز العانی لمن سئلا

محمد بن غزال المرتجی کرماً عفوا من الله عمّا قال او فعلا

قرآن مجید کا رسم الخط توقیفی ہے۔ اور عربی رسم الخط کے قواعد کا لحاظ کئے بغیر مصحفِ عثمانؓ کے مطابق

لکھا جاتا ہے، چنانچہ قرآن مجید سے متعلقہ دیگر علوم کی طرح رسم الخط پر بھی علماء نے خاصی توجہ دی اور کتابیں لکھیں۔

چنانچہ زیرِ نظر کتاب میں بھی مصنف نے قرآن مجید کی ہر سورہ میں رسم الخط کا جو خاص انداز اختیار کیا گیا ہے۔ اس کو حسبِ ترتیب مصحف مختصراً بیان کر دیا ہے۔ مثلاً سورہ آل عمران میں لفظ تورات کے بارے میں لکھا ہے کہ اسے یاء کے ساتھ "التوراية" لکھا جائے۔

مصنف کا تذکرہ بسیار تلاش کے باوجود کسی کتاب میں نہیں مل سکا اور نہ ہی کتاب میں کوئی ایسی داخلی شہادت ہے جس کی بنا پر ہم یقین سے یہ کہہ سکیں کہ مصنف کا زمانہ کون سا ہے۔ قیاس سے یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ کتاب کب تصنیف ہوئی۔ ممکن ہے کہ مصنف کا زمانہ گیارھویں یا بارھویں صدی ہجری رہا ہو۔

کتاب فنِ رسم مصاحف پر مختصر مگر مفید ہے اس کے طبع ہونے کی کوئی اطلاع نہیں اور گمان غالب یہی ہے کہ تا حال طبع نہیں ہوئی۔ زیرِ نظر نسخہ مکمل ہے اور اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

- مخطوط نمبر ۴۰/۴ داخلہ ۳۷۸۶
- نام کتاب شرح نونیۃ السخاوی فنِ تجوید
- تقطیع ۹/۶ × ۶/۴ حجم ۲۹ صفحات سطر فی صفحہ ۲۷
- مصنف علم الدین السخاوی کاتب تحریر نہیں۔ سن کتابت ۱۳۱۴ھ
- کاغذ دستی مصری، روشنائی سیاہ صمغ دودی اصل متن رنگین سرخ، خط نسخ، زبان عربی۔

اس کتاب کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ ذی السلام القدیم۔ والقرآن العظیم۔ الذی الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم۔ فمن تمسک بہ ینال منازل الاخیار و من ترتلہ لیفوز فوز الابرار۔ والصلوۃ والسلام علی افصح الخلق باحسن افعال واوضح الحق بأبین مقال۔ محمد خیر من اُوتی الحکمۃ و فصل الخطاب، واشرف من اوحی الیہ الکتاب المبارک المستطاب وعلی آلہ واصحابہ الموسومین بکثرۃ المحاسن و شرائف الانساب، المرسومین بجوم المناقب والاحساب۔

کتاب کے آخری الفاظ یہ ہیں:

كان الفراغ من تسطيرها في يوم الاثنين المبارك الموافق اثني عشر يوما خلون من شهر شوال سنة ۱۳۱۴ھ الف وثلثمائة واربعة عشر هجرية على صاحبها افضل الصلوة وازكى التحية ودوام الحمد للرب الجليل حمدا مديلا بالتكريم والتبجيل۔

ساتویں صدی ہجری کے مشہور عالم تجوید (قاری) علم الدین ابوالحسن علی بن محمد بن عبدالصمد الہمدانی المغربی السخاوی جو علم تجوید میں یہ درجہ رکھتے تھے کہ "علم الہدیٰ" کہلاتے تھے آپ ۵۵۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۶۴۳ھ میں وفات پائی۔ اور قاسیون میں دفن ہوئے۔ آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے شاطبیہ کی شرح لکھی اور اس کی وجہ سے شہرت پائی۔

خیرالدین زرکلی نے اعلام میں آپ کی جن دس کتب کا ذکر کیا ہے ان میں آپ کی اس نظم کا بھی ذکر ہے جو بعد میں نونیۃ السخاوی کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہ نظم علم القرأت اور قرآن مجید کی نحوی ترکیب پر ایک قصیدہ ہے۔ جس کا مصنف نے خود نام "عمدة المفيد وعدة المجيد في معرفة علم التجويد" رکھا تھا۔ اس میں باختلاف نسخ ساٹھ یا چونسٹھ اشعار ہیں، اس کا پہلا شعر یہ ہے ؛

يا من يروم تلاوة القرآن	ويرود شأو أئمة الاتقان
لا تحسب التجويد مدا مفرطا	او مدّ مالا مدّ فيه لوان

اور آخری دو شعر یہ ہیں ؛

واعلم بانك جائز في ظلمها	ان قستها بقصيدة الخاقاني
ستون بيتاً عدها مع اربع	نظم السخاوي العظيم الشان

ان آخری دو اشعار میں علم الہدیٰ سخاوی نے الشیخ المقری ابومزاحم موسیٰ بن عبداللہ کے قصیدہ نونیہ فی علم التجوید پر تعریض کی ہے۔ حالانکہ اپنا قصیدہ لکھتے ہوئے سخاوی نے خاقانی کے دونوں قصیدوں نونیہ اور رائیہ کو بطور نمونہ سامنے رکھا ہے۔ ــــ سخاوی کے نونیہ کی بہت سے قراء نے شرحیں لکھی ہیں لیکن زیرِ نظر مخطوطہ کے مصنف کی داخلی یا خارجی شہادت سے نشاندھی نہیں ہو سکی، اندازہ ہے کہ یہ شرح اسماعیل بن محمد بن القفاطی کی ہے جن کا انتقال ۶۷۰ھ میں ہوا اور غالباً وہ اسی فن میں امام سخاوی کے شاگرد تھے ــــ زیرِ نظر نسخہ بہت اچھی حالت میں ہے۔ اچھی طرح پڑھا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے طبع ہونے کی تا حال کوئی اطلاع نہیں ہے۔